مختصر مسائلِ زکوٰۃ

ارکانِ اسلام میں ایمان، نماز اور روزہ کے بعد زکوٰۃ دینِ اسلام کا انتہائی اہم رکن ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم قرآن شریف میں کم وبیش اسّی (۸۰) مرتبہ دیا ہے۔زکوٰۃ کا لغوی معنیٰ ہے:

''بڑھنا''، ''پاک ہونا'' ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''وہ شخص کامیاب ہوگیا، جس نے اپنے آپ کو پاک کیا''۔(الاعلیٰ:۱۴)

قرآن شریف میں ہے:

۱۔''نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، اور رسول کی اطاعت کرو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔''(سورۂ نور:۵۶)

۲۔'' اور جو زکوٰۃ تم لوگ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے دیتے ہو، اس سے دراصل دینے والے اپنے مال میں اضافہ کرتے ہیں''۔(سورۂ روم:۳۹)

۳۔''اے نبی! تم انکے اموال سے زکوٰۃ لے کر انہیں گناہوں سے پاک کرو''۔(سورۂ توبہ:۱۰۳)

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے لئے حکمِ الٰہی:

۱۔''تباہی ہے، ان مشرکوں کے لئے جو زکوٰۃ نہیں دیتے، اور آخرت کے منکر ہیں''۔(سورۂ حٰم سجدہ:۶۔۷)

۲۔''جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل سے مال دیا ہے اور وہ بخل سے کام لیتے ہیں، اس خیال میں نہ رہیں کہ یہ انکے حق میں بہتر ہے، بلکہ یہ بہت برا ہے، اس بخل سے جو کچھ وہ جمع کر رہے ہیں، اسے قیامت کے دن طوق بنا کر ان کے گلے میں ڈالا جائے گا''۔(سورۂ آل عمران:۱۸۰)

۳۔''دردناک سزا کی خوشخبری سنادو، ان لوگوں کو جو سونا اور چاندی جمع رکھتے ہیں اور انہیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ایک دن آئے گا کہ ایسے سونے چاندی پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی پھر اسی سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا اور کہا جائے گا: یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لئے جمع کیا۔لو اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا مزا چکھو''۔(سورۂ توبہ :۳۴۔۳۵)

نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

''اس صدقہ سے کوئی مال کم نہیں ہوتا۔مظلوم کی بددعاء سے ڈرتے رہو، کیونکہ اسکے اور اللہ کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں''۔

زکوٰۃ فرض ہونے کی شرائط:

زکوٰۃ فرض ہونے کی دو شرائط ہیں:

۱۔وہ مال بہ قدرِ نصاب یا اس سے زیادہ ہو۔نصاب سے مراد وہ کم سے کم مقدار ہے جو شریعت نے مختلف چیزوں کیلئے مقرر کی ہے۔

۲۔اس پر ایک قمری (ہجری) سال گزر چکا ہو۔البتہ زمین کی پیداوار پر ایک سال کی شرط نہیں۔فصل کاٹنے اور صاف کر لینے کے ساتھ ہی ادا کی جائے۔اسی طرح کانوں اور دبے ہوئے خزانوں کے لئے بھی ایک سال کی شرط نہیں۔یہ ہر آزاد مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے، جس میں

مندرجہ بالا شرائط پائی جائیں۔ اگر مال کا مالک بچہ یا ناسمجھ آدمی ہو، تب بھی سرپرست پر فرض ہے کہ زکوٰۃ ادا کرے۔ قرض اگر نصاب کے مال سے زیادہ ہو تو زکوٰۃ فرض نہیں۔

مشترکہ کھاتہ (کمپنی):

☆**امام ابوحنیفہؒ و امام مالکؒ:** کسی پر زکوٰۃ اس وقت تک واجب نہیں ہے جب تک ان میں سے ہر ایک کا حصہ بقدر نصاب نہ ہو۔

☆**امام شافعیؒ:** مشترک مال کا حکم ایک ہی شخص کے مال کا ہے۔

☆**وجۂ اختلاف:** نبی ﷺ کے ارشاد: ''پانچ اوقیہ (۵۰=۵۲ تولہ) سے کم چاندی پر زکوٰۃ نہیں ہے۔'' سے یہ واضح نہیں کہ آیا یہ حکم صرف اس وقت ہے، جبکہ مال صرف ایک ہی شخص کی ملکیّت ہو، یا اس وقت بھی ہے جبکہ کئی شریک ہوں۔ بعض آئمہ پہلی صورت پر اور بعض دوسری پر متفق ہیں۔ اور دوسری ہی صحیح ہے، کیونکہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے: ''زکوٰۃ کے ڈر سے نہ متفرّق مال کو اکٹھا کیا جائے اور نہ اکٹھے کو الگ الگ۔'' (بخاری)

اموالِ زکوٰۃ (جن پر زکوٰۃ فرض ہے):

۱۔ سونا اور چاندی (نقدی) ۲۔ مالِ تجارت ۳۔ زرعی پیداوار ۴۔ مویشی ۵۔ کان اور دبے ہوئے خزانے

وہ اشیاء جن پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے:

ذاتی استعمال کی اشیاء، ذاتی مکان یا مکان کی تعمیر کیلئے پلاٹ، ذاتی استعمال کی اشیاء (مثلاً کار، فرنیچر، فرج، حفاظتی ہتھیار یا مویشی خواہ کتنی ہی قیمت کے ہوں) پر زکوٰۃ نہیں۔

A۔ سونا اور چاندی: اِن پر چالیسواں حصہ (۱/۴۰ یا ۲.۵۰٪) زکوٰۃ ادا کرے گا:

(۱) سونا: ساڑھے سات (۷.۵۰) تولے سے زیادہ ہو تو چالیسواں حصہ یعنی ۲.۵۰٪ زکوٰۃ ہے۔ جبکہ ملکیّت میں ایک سال گزر جائے۔ اصل اعتبار وزن کا ہوگا، قیمت کا نہیں۔

☆**عورت کے زیورات کی زکوٰۃ:** اگرچہ اس مسئلہ میں اختلافِ رائے ہے، لیکن علماء کے صحیح تر قول کے مطابق زکوٰۃ دینی چاہیئے۔

(۲) چاندی: ساڑھے باون (۵۲.۵۰) تولے سے زیادہ ہو تو چالیسواں حصہ یعنی ۲.۵۰٪ زکوٰۃ ہے، جبکہ ملکیّت میں ایک سال گزر جائے۔ اصل اعتبار وزن کا ہوگا قیمت کا نہیں۔

☆**نصاب کیا ہے؟:** کیا استعمال کیلئے کوئی زیریں حد مقرر ہے؟ یا نصاب ہی حد ہے؟ سونے کا نصاب ساڑھے سات (۷/۵۰) تولے۔ چاندی کا ساڑھے باون (۵۲/۵۰) تولے۔ ایک سال گزرنے پر، ۲/۵۰٪ زکوٰۃ ہوگی۔ سونے اور چاندی کی قیمت کا اندازہ موجودہ بھاؤ (قیمت فروخت) کے مطابق لگا کر زکوٰۃ ادا کرنی چاہیئے۔

B۔ مالِ تجارت: مالِ تجارت پر زکوٰۃ فرض ہے:

C۔ زرعی پیداوار:

زمین کی پیداوار پر زکوٰۃ قرآن، سنت، اور اجماعِ امت، تینوں کی رو سے فرض ہے۔

۱۔ خودبخود سیراب ہونے والی زمین پر فصل یا غلے کا عُشر یعنی دسواں حصہ (۱۰٪) ہے۔

۲۔مصنوعی ذرائع سے سیراب ہونے والی زمین پر فصل یا غلے کا نصفِ عُشر یعنی بیسواں حصہ (۵٪) ہے۔

☆**فصل یا غلے کی اقسام:** گندم، جو، کھجور، کشمش، جوار، مکئی، باجرہ، چاول وغیرہ۔

D۔غلوں اور پھلوں کا نصاب:

☆**غلوں اور پھلوں کا نصاب:** جمہور کے نزدیک ۵ وسق یعنی تقریباً ۷۲۵ کلوگرام کے برابر ہے۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''غلوں اور پھلوں پر ۵ وسق (۷۲۵ کلوگرام) سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔'' (صحیحین، سُننِ اربعہ، مسنداحمد)

شافعہ، مالکیہ اور حنابلہ کا اس پر اتفاق ہے کہ غلوں کا نصاب پانچ وسق ۷۲۵ کلوگرام ہے، جبکہ وہ خشک ہو چکے ہوں اور انہیں چھلکوں وغیرہ سے صاف کرلیا گیا ہو۔

☆**غلوں اور پھلوں کی شرح زکوٰۃ:**

زمین کے قدرتی ذرائع (بارش وغیرہ) سے سیراب ہونے پر عُشر (دسواں حصّہ) اور مصنوعی ذرائع سے سیراب ہونے پر نصفِ عُشر (بیسواں حصّہ) زکوٰۃ ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو زمین آسمان (بارش، برف، اوس، اولے) یا قدرتی چشموں سے سیراب ہو، اس پر عُشر اور دوسرے مصنوعی ذرائع سے سیراب کی جانے والی پر نصفِ عُشر ہے۔'' (بخاری، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

☆**پھلوں کا عُشر، بذریعہ خرص:**

(خرص یعنی تخمینہ، اندازہ) پھل پک جائے تو توڑنے سے پہلے عشر کی مقدار کا پتہ کرنے کیلئے تخمینہ و اندازہ لگانا خرص کہلاتا ہے۔

☆**مویشی:** حدیث میں زکوٰۃ کیلئے تین قسم کے جانوروں کا ذکر ہے۔

۱۔اونٹ　　　۲۔گائے (بھینس)　　　۳۔بھیڑ بکری

۱۔اونٹ:

حدیث: ''24 سے کم اونٹ ہوں تو ہر 5 اونٹوں پر ایک بکری زکوٰۃ اور 25 اونٹ ہو جائیں تو ان پر ایک سال کی ایک اونٹنی''

نصاب: (۱) 4 اونٹوں پر کوئی زکوٰۃ نہیں الّا یہ کہ مالک خود دینا چاہے۔　(۲) 5 سے 9 اونٹوں پر ایک بکری۔

(۳) 10 سے 14 اونٹوں پر 2 بکریاں۔　(۴) 15 سے 19 اونٹوں پر 3 بکریاں۔

(۵) 20 سے 24 اونٹوں پر 4 بکریاں۔　(۶) 25 سے 35 اونٹوں پر ایک سال کی ایک اونٹنی۔

(۷) 36 سے 45 اونٹوں پر 2 سال کی ایک اونٹنی جو تیسرے سال لگ چکی ہو۔

(۸) 46 سے 60 اونٹوں پر 3 سال کی ایک اونٹنی جو چوتھے سال لگ چکی ہو۔

(۹) 61 سے 75 اونٹوں پر 4 سال کی ایک اونٹنی، جو پانچویں سال میں لگ چکی ہو۔

(۱۰) 76 سے 90 اونٹوں پر 2 سال کی دو اونٹنیاں، جو تیسرے سال میں لگ چکی ہوں۔

(۱۱) 91 سے 120 اونٹوں پر 3 سال کی تین اونٹنیاں جو چوتھے سال میں لگ چکی ہوں۔

اور جب اونٹ 120 سے زیادہ ہوں تو ہر چالیس اونٹوں پر 2 سال کی ایک اونٹنی اور ہر پچاس اونٹوں پر تین سال کی ایک اونٹنی زکوٰۃ ہو

گی۔(بخاری،ابوداؤد،ترمذی)

۲۔گایوں بھینسوں پر زکوٰۃ:(۱)30سے کم تعداد پر زکوٰۃ نہیں ،لیکن 30پر ایک سال کا بچھڑایا بچھیا۔(۲)40پر 2سال کا بچھڑا یا بچھیا۔(احمد،ترمذی،ابوداؤد،نسائی،ابنِ ماجہ)

۳۔بکریوں اور بھیڑوں پر نصاب:

(۱)40سے کم پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔(۲)40سے 120پر ایک بکری۔(۳)121سے 200پر 2 بکریاں۔(۴)200سے 300پر 3 بکریاں،300سے زائد ہرسَو(100) بکریوں پر ایک بکری کے حساب سے زکوٰۃ ادا کریں۔گدھوں،گھوڑوں اور خچروں پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہے،لیکن اگر تجارت کیلئے رکھے ہوئے ہیں تو زکوٰۃ واجب ہے۔

۴۔کانیں اور معدنیات: اِن پر20%زکوٰۃ ہے، جو پائے جانے یا نکالنے کے ساتھ ہی ادا کرنی چاہیئے نہ کہ ایک سال گزرنے کے بعد۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اور تقسیم:

۱۔زکوٰۃ جلد از جلد ادا کرنی چاہیئے۔پیشگی بھی ادا کی جاسکتی ہے۔

۲۔زکوٰۃ جہاں سے نکالے وہیں ادا کردینی چاہیئے۔دوسری جگہ منتقل نہ کی جائے،ہاں اگر زیادہ ہو یا بچ جائے،تو دوسری جگہ بھیجی جاسکتی ہے۔ رسولِ کریم ﷺ دوسری جگہوں سے آیا ہوا زکوٰۃ کا مال اہلِ مدینہ یا مہاجرین میں تقسیم فرمایا کرتے تھے۔

وہ لوگ جن پر زکوٰۃ حرام ہے:

۱۔غنی اور مُکتسب (تندرست کما سکنے والا)۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا''جو شخص اپنا مال بڑھانے کیلئے لوگوں سے سوال کرتا ہے وہ آگ کے انگارے مانگتا ہے۔اسے اختیار ہے چاہے انکی مقدار زیادہ کرے یا کم''۔

۲۔نبی ﷺ کا خاندان۔

۳۔غیر مسلم۔البتہ بعض شکلوں میں ممکن ہے،جن کا ذکر آگے''مصارفِ زکوٰۃ''میں آرہا ہے۔

۴۔بیوی۔(شوہر بیوی کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا)

۵۔اباءواجداد اور اولاد واحفاد کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔

وہ لوگ جن کو زکوٰۃ اور صدقہ دینا دوسروں کی نسبت افضل ہے:

۱۔شوہر

۲۔والدین اور اولاد کے سوا دوسرے رشتہ دار، کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:''سب سے افضل صدقہ وہ ہے جو کسی تنگدست رشتہ دار پر کیا جائے۔''(مختصراً از فقہ السنہ،محمدعاصم)

زکوٰۃ کے مصارف ومقامات:

مصارفِ زکوٰۃ آٹھ(۸) ہیں،جن کا ذکر سورۃ التوبہ،آیت ۶۰ میں آیا ہے۔وہ درجِ ذیل ہیں۔

۱۔فقیر: **۲۔مسکین:** یہ دونوں باہم قریب قریب ہی ہیں،حتیٰ کہ ان کا ایک دوسرے پر بھی اطلاق ہوتا ہے۔تاہم

دونوں میں یہ بات قطعی ہے کہ جوشخص حاجت مند ہواورضروریاتِ زندگی کو پورا کرنے کے وسائل سے محروم ہو،اسے فقیرومسکین کہا جاتا ہے۔فقیر سے مسکین قدرے بہتر حیثیت رکھنے والا ہوتا ہےاوروہ دستِ سوال بھی دراز نہیں کرتا اور نہ ہی اپنی شکل ایسی بناتا ہے کہ لوگ اسے کچھ دیں،جیسا کہ صحیح بخاری ومسلم کی ایک حدیث سے پتہ چلتا ہے۔

۳۔عاملین: حکومت کے وہ اہل کار جو زکوٰۃ جمع کرنے،اسے تقسیم کرنے اور اسکا حساب کتاب رکھنے پر مامور ہوتے ہیں۔ان کی اجرت یا تنخواہیں مالِ زکوٰۃ سے دی جاسکتی ہیں اور وہ انکے لئے حلال ہے،چاہے وہ مالدار ہی کیوں نہ ہوں۔البتہ نبی ﷺ نے اپنی ذات اور اپنے خاندان (بنی ہاشم) پراس مد میں بھی زکوٰۃ منع قرار دی ہے۔

۴۔مؤلفۃ القلوب: {1} وہ کافر جواسلام کی طرف کچھ مائل ہو،اوراسکی مدد کرنے سے اسکے مسلمان ہوجانے کی توقع ہو {2} وہ نومسلم افراد جنھیں ایسی امداد اسلام پرمضبوط کردینے کا باعث بن سکتی ہو {3} وہ افراد جنھیں امداد دینے کی صورت میں یہ امید ہو کہ وہ اپنے علاقے کے لوگوں کو مسلمانوں پرحملہ آور ہونے سے روکیں گے،یوں مسلمانوں کو کفّار سے تحفّظ حاصل ہوگا۔

☆احناف کے نزدیک یہ مصرف ختم ہوگیا ہے،لیکن یہ بات صحیح نہیں،حالات کے مطابق ہر دور میں اس مصرف پر زکوٰۃ کا پیسہ خرچ کیا جاسکتا ہے۔

۵۔گردنیں آزاد کرانا: غلام آزاد کرانے کیلیئے زکوٰۃ کا پیسہ خرچ کیا جاسکتا ہے،وہ مکاتب ہو یا غیر مکاتب۔امام شوکانی کے نزدیک اس میں کوئی فرق نہیں۔

۶۔غارمین: وہ مقروض جو اہل وعیال کے نان ونفقہ کے سلسلہ میں زیر بار ہوگئے ہوں اور قرضہ ادا کرنے کیلیئے نہ نقد رقم ہو،نہ کوئی چیز کہ جسے بیچ کر قرض ادا کرسکیں۔دوسرے وہ ذمہ دار اصحابِ ضمانت ہیں کہ کسی کی ضمانت دی اور پھر اسکی ادائیگی کے ذمہ دار قرار پا گئے۔تیسرے وہ لوگ جو کسی فصل کے تباہ ہوجانے یا کاروبار کے خسارہ کی وجہ سے مقروض ہوگئے۔ان سب کی امداد بھی مالِ زکوٰۃ سے کی جاسکتی ہے۔

۷۔فی سبیل اللہ: جہاد ومجاہدین (نان ونفقہ واسلحہ وغیرہ) پرخرچ کرنا۔چاہے مجاہدین مالدار ہی کیوں نہ ہوں۔بعض احادیث کی رو سے حج وعمرہ بھی ''فی سبیل الله ''میں داخل ہے۔اسی طرح بعض علماء کے نزدیک دعوت وتبلیغِ دین اورنشرواشاعتِ اسلام کے تمام شعبے بھی اسمیں شامل ہیں۔کیونکہ اس سے بھی جہاد کی طرح،اعلائے کلمۃ اللہ ہی مقصود ہوتا ہے۔

۸۔ابنُ السّبیل: اس سے مراد وہ مسافر ہے، جو دورانِ سفر نقصان ہوجانے یا جیب کٹ جانے وغیرہ سے مستحقِ امداد ہوگیا ہو۔چاہے وہ اپنے گھر یا وطن میں صاحبِ حیثیت ہی کیوں نہ ہو۔زکوٰۃ کی رقم سے اسکی مدد کی جاسکتی ہے۔(مختصراًازتفسیر احسن البیان،مولانا حافظ صلاح الدین یوسف،تفسیر سورۂ توبہ: آیت ۶۰)

وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکتہٗ

ابوعدنان محمد منیرقمر،

الحکمۃ الکبریٰ،الخبر ۳۱۹۵۲ (سعودی عرب)